Presented by: Rana Jabir Abbas

نظریۂ شیعہ کا قرآنی مفہوم

jabir.abbas@yahoo.com

مُصنّف!

الحاج علاّمہ سیّد محمّد جعفر زیدی شہید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لفظ شیعہ

کا

قرآنی مفہوم

jabir.abbas@yahoo.com

از قلم

مولانا السید محمد جعفر زیدی صاحب قبلہ

خطیب شیعہ جامع مسجد - اسلام پورہ

لاہور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرضِ ناشر

کوہ مری کے ایک مومن نے امامیہ مشن لاہور کو ایک پمفلٹ "خدا کے قرآن میں لفظِ شیعہ کی مذمت" فراہم کیا اور یہ درخواست کی کہ اس شر انگیز پمفلٹ کا جواب لکھ کر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فرض ادا کیا جائے تاکہ محبانِ اہل بیتؑ کے مجروح جذبات کو آسودگی ملے۔

اس شر انگیز و پُر فریب پمفلٹ میں، قرآنِ پاک کی معنوی تحریف کرتے ہوئے لفظِ شیعہ کے معنے "گمراہ ٹولہ" اور لفظِ سُنّت کے معنے "اللہ کا طریقہ" بتائے گئے تھے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک شر پسند گروہ کی جانب سے اس قسم کی شر انگیزی برابر جاری ہے تاکہ شیعہ و سُنّی کے مابین زیادہ سے زیادہ بدگمانی اور منافرت پیدا ہو اور ملک پر فتنہ و فساد کی عافیت سوز فضا چھا جائے۔ دراصل یہ لوگ نہ اسلام سے واسطہ رکھتے ہیں نہ پاکستان سے کوئی ہمدردی۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم محبانِ اہل بیت کو صبر و ضبط کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ملک و ملّت کے تمام خیر خواہوں کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ فتنہ پرداز لوگوں کو تعصب کی آگ بھڑکانے کا موقع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ دیں، اور حکومت اِن دین فروشوں و عافیت سوز عناصر پر کڑی نظر رکھے۔

زیرِ نظر تبلیغی کتابچے میں محولہ بالا گمراہ کن پمفلٹ (خدا کے قرآن میں لفظِ شیعہ کی مذمت) کا مدلل جواب دیا گیا ہے جو سرپرست امامیہ مشن مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ خطیب جامع شیعہ اسلام پورہ لاہور کی عالمانہ و ذمہ دارانہ جنبشِ قلم کا نتیجہ ہے۔ ہم سرپرستِ امامیہ مشن کے بہت ممنون ہیں جو تبلیغی کو مئی ۱۹۷۴ء کے پیام عمل کے ساتھ قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔ یہ انتظام بھی کیا ہے کہ یہ تبلیغی کتابچہ کثیر تعداد میں چھپوا کر مختلف اطراف میں مفت تقسیم کیا جائے۔

ہم مولانا مولوی سید محمد جعفر صاحب قبلہ سرپرست پیام عمل کے نہایت ممنون ہیں کہ انہوں نے یہ پُر مغز و جامع جواب مرحمت فرمایا۔

۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

(الحاج خواجہ) حبیب علی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک پمفلٹ جس کا مضمون انتہائی نادانی کا مجموعہ ہے، نظر سے گذرا جس کا عنوان ہے۔

"خدا کے قرآن میں لفظ شیعہ کی مذمت"

پھر دوسرا عنوان ہے

"قرآن شریف میں لفظ سنت کی تعریف"

مضمون مذکور میں انتہائی دروغ، چالاکی، مکاری اور نادانی سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کریم میں لفظ شیعہ کی ہر جگہ مذمت کی گئی ہے، ساتھ ہی اپنے عوام کو یہ دھوکہ دینے کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ جہاں جہاں لفظ شیعہ، یا لفظ شیع یا لفظ اشیاع قرآن کریم میں آیا ہے، ان لفظوں سے مراد یہی فرقہ شیعہ ہے، جو آج لفظ شیعہ کے نام سے مشہور ہے جو بعد رسول سوائے آئمہ اہل بیت اور کسی کو امام یا خلیفہ برحق نہیں مانتا۔

دوسرے عنوان کے تحت میں یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن کریم میں لفظ سنت ہر جگہ ممدوح ہے اور بہترین معنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو سراسر غلط ہے۔

مضمون نگار کی علمی اور عربی قابلیت

ہم سب سے پہلے مضمون نگار کی علمی اور عربی قابلیت کی قلعی کھولنے پر مجبور ہیں اور افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ کتنا مستحق رحم یا مستوجب رحم ہے، وہ شخص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو ہو تو انتہائی نادان اور مدعی ہو زمانے روزگار سمجھنے کا؟

موصوف کی علمی قابلیت کا حال یہ ہے کہ وہ معنی کو معنۃ اور بہزی کو بہزہ کہہ جاتے ہیں، پھر مضمون سیاہ کو ختم کرتے سمجھتے ہیں۔

«تمشتے الحنین» خدا جانے یہ کون سی عربی ہوتی اور کس زبان کا لفظ ہو!

جس شخص کو عربی سے کوئی مس ہی نہ ہو اس کی جرأت دیکھئے کہ وہ آیات قرآنی کا مترجم اور مفسر بن رہا ہے، جو عام فہم اور روزمرہ کے الفاظ کا بھی صحیح ترجمہ نہ کرسکے، جس کو مبتدا کی خبر ہو نہ خبر کی خبر اس کی تفسیر کیسی کچھ ہوگی؟

موصوف نے لفظ سُنَّةَ اللّٰہِ (جس میں صرف دو لفظ ہیں ایک مضاف اور دوسرا مضاف الیہ) کا ترجمہ جا بجا یہ کیا ہے۔

«سنت طریقہ اللہ کا ہے»

موصوف سے کون پوچھے کہ لفظ سنت کا ترجمہ تو ہو گیا «طریقہ» پھر ترجمہ میں لفظ سنت دوبارہ کیسے آ گیا اور آخر میں لفظ «ہے» بڑھا کر ان لفظوں کو جملہ خبریہ کیسے بنا دیا؟ صرف یہ دکھانے کے لئے کہ ہم جو سنت کے اہل ہو کر اہل سنت ہیں، اسی سنت کو اللہ اپنا طریقہ بتا رہا ہے۔ حالانکہ سُنَّةَ اللّٰہِ کا ترجمہ ہے، صرف اللہ کی سنت یا اللہ کا طریقہ اگر ترجمہ میں سنت کہا جائیگا تو پھر طریقہ نہ کہا جائیگا، اور اگر طریقہ کہا جائے گا تو لفظ سنت نہ کہا جائیگا، لیکن موصوف نے لفظ سنت کو بدستور رکھا، اور ساتھ میں اس کا ترجمہ بھی یعنی طریقہ اور آخر میں «ہے» بڑھا کر پورا جملہ بنا دیا، جو قرآن کریم میں معنوی تحریف کا سنگین جرم ہے، اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ گاؤ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبان کا پتہ یا تخمِ ریحاں کے بیج یا جنا بیج کا پھل؟

موصوف نے لفظ شیعہ کے غلط معنی بتا کر اپنی نادانی کا مکمل ثبوت دیدیا

مضمون نگار کی علمی قابلیت کا رہا سہا بھانڈہ بالکل ہی پھوٹ گیا، جبکہ وہ لفظ شیعہ کے معنی بتلانے میں مصروف ہو کے فرماتے ہیں۔

"اے بھائی شیعہ کا لفظی اور حرفی معنی!

تو شیعہ ہی ہے اور لغوی معنی گروہ اور

ٹولے کے ہیں، مگر گروہ بھی وہ جو گمراہ

ہے"

موصوف نے پہلے تو لفظ شیعہ کے معنی ہی بتلانے میں تامل کیا اور کہہ دیا کہ شیعہ کا معنی شیعہ ہی ہیں، یہ اس لئے کہ انہوں نے آیت میں شیع اور اشیاع وغیرہ کا ترجمہ ہر جگہ شیعہ ہی کیا ہے، تاکہ جہلا کو یہ باور کرادیں کہ ہر جگہ فرقۂ شیعہ ہی کا ذکر ہے۔ حالانکہ پچھلی امتوں میں یہ مسئلہ زیر بحث ہی کہاں تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ کے صحیح جانشین ابوبکر ہیں یا علی، جس کی بنا پر ان امتوں میں کوئی شیعہ ہو اور کوئی سنی، اس کے بعد موصوف نے شیعہ کے لغوی معنی لکھے ہیں گمراہ ٹولے کے، اگر موصوف نے کسی لغت میں یہی معنی دیکھے تھے اور کسی لغت میں ہی گمراہ ٹولے کے، معنی تھے تو اس لغت کا نام لینے سے کس نے ان کا قلم روکا تھا؟ جب لغوی کہہ کر لغت کا دعویٰ کیا تھا تو اس لغت کا نام لیتے ہوئے شرم کیوں آئی؟ اگر موصوف میں جرأت ہو اور سچے کی لاج رکھنا ہو تو اس لغت کا نام لیں، جس میں شیعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے معنی گمراہ ٹولے کے بچے ہوں، ورنہ تسلیم کریں کہ ہم سنی نون کے شد کے ساتھ ہنیں ہیں، بلکہ سنی سنائی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ سنی سنائی باتیں بھی علماء سے نہیں بلکہ جہلاء روزگار سے سنی سنائی ہوئی۔

شیعہ کے معنی گمراہ ٹولے کے ہرگز ہرگز نہیں، یہ اسی طرح کا بہتان ہے جیسے کہ حضرت ابوبکر کے قریبی رشتہ دار مسطح بدری نے ام المومنین حضرت عائشہ پر باندھا تھا، چونکہ موصوف بھی حضرت ابوبکر سے ہم رشتہ اور منسلک ہیں لہٰذا وہ مسطح بدری سے بھی آگے بڑھ کر حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ بلکہ کلام اللہ پر بہتان باندھ رہے ہیں۔

لفظ شیعہ کے لغوی معنیٰ

تنہا لفظ شیعہ کے معنی ہیں گروہ اور جماعت کے اور جب یہ لفظ کسی نام کی نسبت سے خواہ وہ لفظوں میں ہو یا ذہنوں میں بولا جائیگا تو اس کے معنی ہوں گے اس شخص کی پیروی، حمایت، نصرت اور محبت رکھنے والے ہے جیسے شیعہ نوح، شیعہ موسیٰ، شیعہ علی یا شیعہ اہل البیت چلیے سامنے دو سنی لغت ہیں، جو مشہور عالم المنجد عیسائی عالم کی لغت ہے اہل لغت کی اصل عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔

شیعۃ الرجل: بالکسر، پیروان وے ویاران مرد و گروہ، واحد و تثنیہ جمع و مذکر و مونث درمعنی یکساں است۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گروہے از ہواداران علی و فاطمہ و اولادِ ایشاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بود اسم ہم خاصّا۔

یعنی لفظ شیعہ شین کے زیر کے ساتھ کسی شخص کی پیروی اور مددگار اور کسی کا گروہ۔ یہ لفظ ایک، دو اور زیادہ اشخاص اور مرد اور عورت سب کے لئے یکساں ہے، اور وہ گروہ جو علی، فاطمہ، اور ان کی اولاد سے محبت رکھنے والا ہے، یہ ان لوگوں کا مخصوص نام ہے۔

(منتہی الادب)

شیعۃ الرجل - بالکسر اتباع و انصار مرد و ہواداران اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (صراح)

یعنی کسی کے شیعہ یہ لفظ شین کے زیر کے ساتھ ہے کسی کے پیروی کرنے والوں اور انصار کے لئے بولا جاتا ہے اور اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنے والوں کے لئے ہے۔

اَلشِّیْعَۃُ - اتباع الرّجل وانصارُہٗ، وَالْفِرْقَۃُ وَقَدْ غَلَبَ ہٰذَا الْاِسْمُ عَلٰی کُلِّ مَنْ یَتَوَلّٰی عَلِیًّا وَ اَہْلَ بَیْتِہٖ۔

(المنجد المسیحی)

یعنی شیعہ کے پیرو، مددگار اور گروہ اور یہ مخصوص نام قرار دیدیا گیا ہے، ہر اس شخص کا جو علی اور ان کے اہل بیت سے تولّا رکھتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناظرین! دیکھیں کہ دنیا کی کسی لغت نے بھی لفظ شیعہ کے معنی گمراہ کے نہیں لکھے بلکہ ہر لغت نے انصار و اتباع و محبان اہل بیت کے لکھے ہیں۔ شیعہ کے معنی ناپاک اور گمراہ کے وہی کہہ سکتا ہے، جو خود گمراہ اور ناپاک ہو، شیعہ کے معنی تو پیروی کرنے والے اور محبت کرنے والے کے ہیں، یہ پیروی اور محبت اگر ان ہستیوں کی ہو جو پاکیزہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول ہیں، معصوم ہیں، جن کی پیروی کرنے اور جن سے محبت رکھنے کا خدائے تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے۔ تو ان کے شیعہ دنیا میں نیک نام اور آخرت میں یقیناً نیک انجام ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص کسی مردود مسترد کا پیرو اور محب ہو، کسی منافق اور شقی ازلی کا ہم نوا ہو تو ایسے شخص یا اشخاص کا شیعہ دونوں جہان میں بدنصیب و نامراد ہیں، حاصل کلام یہ ہے کہ لفظ شیعہ میں نہ معاذ اللہ کوئی ناپاکی ہے نہ برائی ہے، لفظ سادہ ہے جس میں اچھا یا برا رنگ نسبت سے آئے گا اگر بہترین ہستیوں کا شیعہ ہے تو کیا کہنا، اور اگر بدترین لوگوں کا شیعہ یعنی پیرو اور محب ہے تو وہ خود بھی بدترین ہے، بالکل یہی کیفیت لفظ سنت کی ہے۔

سنت بہترین بھی ہے اور بدترین بھی

لفظ شیعہ کی طرح لفظ سنت بھی ایک سادہ لفظ ہے جس میں نسبت کی وجہ سے اچھائی اور برائی دونوں ہی پیدا ہوں گی کیونکہ سنت کے معنی ہیں طریقہ اور یہ ظاہر ہے کہ طریقۂ اللہ اور رسول اور اہل بیت اطہار اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحابہ اخیار کا بھی ہے، جو بہترین نسبت سے یقیناً بہترین ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں طریقہ شیاطین اور اشرار کا بھی ہے، منافقین اور کفار کا بھی ہے، ظاہر ہے کہ ان بدترین کی سنت بھی بدترین ہے، یہ کہنا کہ لفظ سنت کی ہر جگہ تعریف (مدح) ہے بالکل غلط ہے، چنانچہ لفظ سنت کی مدح میں مضمون نگار نے جن آیات کو پیش کیا ہے، ان آیات میں سے زیادہ تر آیات میں سنت کفار کا تذکرہ ہے، لیکن مضمون آفرین نے آنکھ بند کر کے لفظ سنت کا شیدائی بن کر ان آیات کو بھی لفظ سنت کی مدح میں پیش کر دیا اور آنکھ بھول کر یہ تک نہ دیکھا کہ ان آیات میں سنت کفار کی انتہائی مذمت ہو رہی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ موصوف لفظ سنت پر اس درجہ فریفتہ ہیں کہ جہاں لفظ سنت دیکھا اس کے فدائی ہو گئے چاہے وہاں کفار اور مشرکین کی سنت خبیثہ ہی کا ذکر ہو، موصوف لفظ سنت کے عشق میں ہر سنت کا اہل بننے کے لئے تیار ہیں، لیکن لفظ شیعہ سے مضمون نگار اتنے بیزار اور ALLERgic ہیں کہ یہ لفظ شیعہ قرآن کریم میں قدرت نے خواہ اپنے خلیل اور پیغمبر جلیل کے لئے استعمال کیا ہو موصوف وہاں بھی لفظ شیعہ کی دشمنی میں اس کے معنی گمراہ اور مخالف حق ہی کے لیتے ہیں۔

موصوف نے لفظ شیعہ کی دشمنی میں حضرت ابراہیم کو بھی گمراہوں میں شامل کر لیا

خداوند عالم نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام کے شیعوں اور پیروان میں سے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ پارہ ۲۳ میں حضرت نوح علیہ السلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ذکر کے بعد ارشادِ الٰہی ہے۔ وَاِنَّ مِن شِیعَتِہٖ لَاِبرَاھِیمَ۔ یعنی یقیناً یقیناً ابراہیم نوح کے شیعہ یعنی پیروی کرنیوالوں میں سے ہے۔ اس آیت میں ایک نبی کو نبی کا شیعہ کہا گیا ہے۔ لیکن موصوف کو چونکہ لفظ شیعہ سے انتہائی عداوت ہے اور ان کے نزدیک شیعہ کے معنی ہی گمراہ کے ہیں اس لئے انہوں نے دآؤ دیکھا نہ تاؤ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی گمراہوں میں شامل کر دیا، چنانچہ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کی اس قوم میں سے تھے جو حضرت نوح کے برخلاف و مخالف ہو کر گمراہی میں چلی آتی تھی"

خدا کی پناہ جس شخص نے لفظ شیعہ کی دشمنی میں حضرت ابراہیم جیسے جلیل القدر پیغمبر کو بھی ہاتھ صاف کر دیا ہو وہ اہل بیت کے شیعوں کو کب معاف کر سکتا تھا۔

یہی نہیں بلکہ وہ اپنے علماء پر بھی بڑی طرح برس پڑے صرف اس بنا پر کہ انہوں نے شیعہ کا ترجمہ پیروی کرنے والا کیوں کیا، مخالفت کرنیوالا کیوں نہ کیا، چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اس میں تو کچھ ہمارے علماء سے غلطی ہو گئے ہیں"

موصوف کی ہمہ دانی کا یہ عالم ہے کہ وہ اِنَّ مِن شِیعَتِہٖ لَاِبرَاھِیمَ کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔

"وہ ابراہیم خود شیعہ نہ تھے، قوم شیعہ میں سے تھے"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برین عقل و دانش بباید گریست۔ ایسے صریحی لفظ کا ترجمہ اگر ایسی جہل اور سراسر غلط انداز پر کیا جائے تو پھر کان من الکافرین جو ابلیس کے لئے فرمایا گیا ہے، اس کا ترجمہ کیا ہوگا۔ یہی نا کہ ابلیس خود کافر نہ تھا قوم کفار سے تھا۔

ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین جو حضرت اسماعیلؑ کا قول قرآن مجید میں ہے، اس کا ترجمہ یہی تو ہوگا کہ بابا آپ مجھے خود کو تو صابر نہ پائیں گے، بلکہ قوم صابرین میں سے پائیں گے، اور انہ من عبادنا المخلصین جو قرآن کریم میں حضرت یوسفؑ کے لئے فرمایا گیا ہے، اس کا ترجمہ بھی اسی طرح کیجئے کہ یوسف خود تو بندۂ مخلص نہ تھے بلکہ مخلصین کی قوم سے تھے۔

موصوف نے یہ سراسر اغلاط اور جہالت کی بھرمار صرف اس لئے کی کہ وہ لفظ شیعہ سے انتہائی متنفر اور بیزار ہیں جہاں وہ لفظ شیعہ دیکھتے ہیں چراغ پا ہو جاتے ہیں، پھر یہ تک نہیں دیکھتے کہ یہ لفظ کس جلیل القدر ہستی کے لئے کس رب جلیل نے استعمال کیا، اب جب کہ موصوف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام کی مخالف اور گمراہ قوم میں سے قرار دیدیا یا ان کے مفتیان شریعت طے کریں کہ موصوف کے ایمان و اسلام کا حشر کیا ہوا؟

موصوف نے حضرت موسیٰؑ کے شیعہ کو بھی اپنے غیظ و غضب کا نشانہ بنایا

ظاہر ہے کہ جب موصوف نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم کو شیعۂ نوح دیکھ کر حضرت ابراہیم کو اپنے حساب سے نہ چھوڑا تو وہ شیعۂ موسیٰ کو کب بخش سکتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم موصوف سے پوچھتے ہیں کہ جہاں آپ ہر آیت قرآنی کا ترجمہ من مانا کرتے ہے تھے، وہاں آپ نے ھذا من شیعتہ و ھذا من عدوہٖ کا ترجمہ کرنے کی زحمت کیوں نہ اٹھائی؟

یہاں بھی کچھ نہ کچھ من مانا ترجمہ کر دیتے لیکن ہمت نہ کر سکے کیونکہ مقابلہ میں لفظ عدوہٖ موجود ہے جو بتا رہا ہے کہ شیعہ کے معنیٰ دوست اور محب کے ہیں۔ اور آیت صاف کہہ رہی ہے کہ ایک آدمی حضرت موسیٰ کا محب تھا اور دوسرا دشمن تھا، موصوف چونکہ لفظ شیعہ کے دشمن ہیں اس لئے دشمن موسیٰ کے طرفدار بنتے ہیں اور محب موسیٰ سے بیزاری دکھاتے ہیں اور اس کو مجرم ٹھہراتے ہیں۔

یہیں سے ثابت ہو رہا ہے کہ جو شخص لفظ شیعہ سے دشمنی رکھے گا وہ نہ تو کسی نبی سے محبت رکھ سکیگا نہ نبی کے کسی محب سے بلکہ لامحالہ دشمنان پیغمبر ہی کا ساتھ دینا پڑیگا جیسا کہ موصوف نے حضرت ابراہیمؑ کو گمراہ قوم میں سے سمجھ لیا اور محب موسیٰ کو گمراہ اور مجرم کہہ کر دشمن موسیٰ کی حمایت کی، اور کہا کہ "شیعہ شریر اور گمراہ کو فرمایا گیا نہ کسی شریف کو"

نیز لکھتے ہیں۔

"حضرت موسیٰ نے پہلے دن بھی اسی شیعہ کو لفظ مجرمین میں شمار کیا۔ پھر دوسرے دن اس کی نسبت صاف صاف فرما دیا اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ۔ یعنی ایسے مفسد بدخواہ تو ظاہر گمراہ ہے۔"

افسوس کہ لفظ شیعہ کی دشمنی میں مخاطب موصوف نے قرآن کریم کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معنوی تحریف کا سنگین جرم اپنی گردن پر لے لیا اور جو بات حضرت موسیٰ نے اپنے دشمن سے کہی تھی اس بات کو حضرت موسیٰ کے شیعہ پر جڑ دیا، اور آنکھ کھول کر قرآن کریم کے سیاق و سباق کو نہ دیکھا، اگر مخاطب موصوف کے قول کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ (یقیناً تو کھلا ہوا گمراہ ہے) اپنے شیعہ ہی کو کہا تھا تو اس کہنے کے بعد حملہ کس پر کرنا چاہا؟ اس شیعہ پر یا اپنے اور شیعہ کے دشمن پر یہ سوال قرآن کریم سے کیا جا سکے تو قرآنی جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ کہہ کر حملہ کرنا چاہا اور حضرت حملہ کرنا چاہا اپنے اور شیعہ کے دشمن پر چنانچہ قرآن کریم اس طرح گوہر افشانی کر رہا ہے، قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ۝ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا (سورہ قصص) یعنی موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو کھلا ہوا گمراہ ہے، اس کے بعد جب موسیٰ نے اپنے اور اپنے شیعہ کے دشمن پر حملہ کرنا چاہا۔

یہاں کون عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کھلا گمراہ اور مجرم تو فرمایا اپنے شیعہ کو پھر حملہ آور ہوئے اس گمراہ اور مجرم کو چھوڑ کر شیعہ کے اور اپنے دشمن پر جو صحیح راستہ پر تھا اور بے قصور تھا معاذ اللہ ظاہر ہے کہ اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ کہہ کر جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام حملہ آور ہوئے اسی کو اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ فرمایا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گمراہ کون تھا اور راہِ راست پر کون تھا؟

قرآن کریم واضح الفاظ میں فیصلہ کر رہا ہے کہ شیعہ موسیٰ راہِ راست پر تھا اور ان دونوں کا دشمن گمراہ ؛ دکھلا ہوا گمراہ تھا ، لیکن مخاطب موصوف کے نزدیک نبیؑ کا شیعہ ہونا ہی گمراہی ہے اور نبیؑ کا دشمن ہونا ہی صحیح راستہ پر ہونا ہے ، تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ خود کیا ہیں؟ گمراہ ہیں یا راہ راست پر؟ اگر راہ راست پر ہیں تو حضرت موسیٰ کے شیعہ نہیں بلکہ ان کے دشمن ہیں ۔ اور یہ دونوں لفظ ھٰذا من شیعتہ وھٰذا من عدوہ چونکہ متقابل کے ہیں ۔

تو آپ اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیعہ یعنی دوستوں میں سے ہیں یا دشمنوں میں سے ہیں؟ آپ کی منطق سے تو راہ راست پر وہی ہو سکتا ہے جو نبیؑ کا دشمن ہو ۔

کتنی افسوس ناک ہے یہ بات کہ خداوند عالم جس کو نبیؑ (موسیٰؑ) کا شیعہ کہہ رہا ہو اس سے آپ محض لفظ شیعہ کی دشمنی میں انتہائی بیزار اور جس کو اللہ تعالیٰ نبیؑ (موسیٰؑ) کا دشمن کہہ رہا ہو اس کے انتہائی طرفدار صرف اس لئے کہ وہ موسیٰ کا شیعہ نہیں بلکہ ان کا دشمن تھا ۔

کیا آپ کے عقیدہ کی بنیاد انبیاء کرام کی عداوت ہی ہے؟

ترجمہ آیاتِ قرآنیہ میں مخاطب موصوف کا ہیر پھیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناظرین کو ہم دکھا چکے کہ مخاطب موصوف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہا تھا کہ حضرت ابراہیم خود شیعہ نہ تھے قوم شیعہ میں سے تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شیعہ کو واقعی شیعۂ موسیٰ بتاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

•حضرت موسیٰ نے پہلے ہی اس شخص

شیعہ کو لفظ مجرمین میں شمار کیا۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ الفاظ قرآنیہ تو دونوں جگہ بالکل ایک لیکن ترجمہ اور مفہوم مختلف، جو لفظ حضرت ابراہیم کے لئے ارشاد فرمایا گیا وہی لفظ حضرت موسیٰ کے شیعہ کے لئے۔ یعنی حضرت ابراہیم کے لئے بھی آیت میں من شیعتہ فرمایا گیا اور شیعۂ موسیٰ کے لئے بھی وہی من شیعتہ آیا پھر یہ کیسے ہوا کہ حضرت ابراہیم تو خود شیعۂ نوح نہ تھے، اور یہ حضرت کا وہ شخص خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا، دونوں جگہ لفظ ایک مگر ترجمہ کہیں کچھ اور کہیں کچھ، یہ ہے موصوف کی قابلیت، حقیقت چھپائے چھپتی نہیں اور بات بنائے بنتی نہیں، قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی حضرت نوح کا شیعہ فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دوست کو بھی موسیٰ کا شیعہ فرمایا دونوں بذاتِ خود شیعہ تھے، اور ان دونوں جگہ لفظ شیعہ اپنی پاک نسبت سے ممدوح اور بلند مرتبہ ہے۔

لفظ شیعہ اور اس قسم کے تمام الفاظ کسی نہ کسی نسبت سے بولے جاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ شیعہ کے معنیٰ ہیں پیرو، انصار اور محب کے اور ظاہر ہے کہ پیروی، نصرت اور محبت کسی مقتدا اور محبوب کی ہوگی اگر یہ مقتدا اور محبوب حقیقتہً لائق اقتدا، اور لائقِ محبت ہے تو اس کا پیرو اور محب ہونا ہرگز عیب نہیں، بلکہ اس کا پیرو اور محب نہ ہونا عیب ہے اور اگر وہ مقتدا لائق اقتدا اور محبوب لائق محبت نہیں ہے تو بے شک اقتدا اور محبت اس حالت میں سراسر عیب ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نبی خدا تھے اور بعد کے انبیاء کے متقدم ہونے کے سبب سے یقیناً لائقِ اقتدا بھی ہیں اور لائق محبت بھی، لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قدرت نے یہ کہکر مدح و ثنا کی کہ وہ نوح کے شیعہ یعنی پیرو اور محب تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ قطرۂ ابتی پیدائش ہی سے برگزیدہ خدا تھے اور اخلاقِ حمیدہ اور صفاتِ پسندیدہ رکھتے تھے اس لئے یقیناً لائق اقتدا، اور لائق محبت تھے، ان کا پیرو اور محب ہونا نیکی کی علامت اور ان کا دشمن ہونا بدی کی علامت ہے، قدرت نے ان کے پیرو اور محب کو ان کا شیعہ کہکر مدح اور ان کے مخالف کو ان کا دشمن کہہ کر مذموم قرار دیا، مخاطب موصوف نے سرے سے لفظ شیعہ ہی کو مذموم قرار دیکر ارشاداتِ خداوندی سے کھلی بغاوت اختیار کی ہے۔

حضرتِ نوح اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے شیعوں کو وہی برا کہہ سکتا ہے جو ان پیغمبروں کا دشمن ہو، علی مرتضیٰ اور اہل بیت اطہار کے شیعوں کو وہی برا کہہ سکتا ہے جو علی مرتضیٰ اور اہل بیت اطہار کا دشمن ہو، لفظ شیعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی پر منحصر ہیں اس قسم کے تمام الفاظ جن کوئی نہ کوئی نسبت ضرور ہوتی ہے، اس نسبت سے یہ الفاظ بہتر سے بہتر بھی ہو سکتے ہیں اور بدسے بدتر بھی، شیعہ یعنی پیرو اگر پاک و پاکیزہ ہستیوں کا ہو تو کیا کہنا اور اگر کوئی شخص کسی شیطان مجسم کا اور کسی ملعون و مردود کا شیعہ یعنی پیرو ہو تو اس کا بدترین ہونا بے شبہ ہے، شیعہ حضرات جن کے شیعہ اور پیرو ہیں، دنیا میں اُن کو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ پاک، برگزیدہ، اور معصوم نہیں، اس قسم کے جتنے بھی الفاظ ہیں ان کی اچھائی اور برائی اچھی اور بری نسبت پر موقوف ہے۔

خود لفظ سنت ہی کو دیکھئے جس کے معنٰی ہیں طریقہ، یہ طریقہ اگر نبیؐ کا ہے یا کسی برگزیدہ خدا کا ہے تو بہتر ہے، اور اگر یہ سنت کفار و فجار کی ہے تو بدترین ہے، جیسا کہ قرآنِ کریم میں جابجا کفار کی سنت کو سُنَّةُ الأَوَّلِينَ کہکر مذموم قرار دیا، لیکن مصنف موصوف نے سُنَّةُ الأَوَّلِينَ والی تمام آیات کو اپنی انتہائی نادانی سے لفظ سنت کی مدح و ثنا میں پیش کر کے اپنے پیر کلہاڑی مارنے کی مثل یاد دلا دی، مطلق لفظ سنت اچھی نسبت سے اچھی اور بری نسبت سے بری ہوگی۔ یہی حال لفظ اصحاب کا ہے، اس لفظ کی نسبت اگر نبیؐ یا کسی پاکیزہ ہستی سے ہو تو کیا کہنا لیکن اسی لفظ کی نسبت اگر کسی ناپاک شخص یا مقام عذاب سے ہو تو اس لفظ کو کون اچھا کہہ سکتا ہے، چنانچہ اصحاب النار اور اصحاب السعیر بھی الفاظ قرآنیہ ہیں، اسی طرح لفظ آل بھی ہے جو آلِ ابراہیم

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں بھی ہے اور آلِ عمران میں بھی اور آلِ محمد میں بھی اور ان کے
مقابلہ میں یہی لفظ آلِ فرعون اور آلِ مروان میں بھی ہے ، عبادت
گزار اور پرستار کوئی خدا کا ہے کوئی اصنام کا جماعت مسلمانوں کی بھی
ہے اور کفار کی بھی ؛

قرآن کریم میں حزب اللہ بھی کہا گیا ہے اور حزب الشیطان بھی اولیاء
اللہ بھی کہا گیا ہے اور اولیاء الشیطان بھی تو کیا کوئی عقلمند سنت
کفار کے لفظوں میں لفظ سنت دیکھ کر یا جماعت کفار میں لفظ
جماعت دیکھ کر یا اصحاب النار میں لفظ اصحاب دیکھ کر یا اولیاء شیطان
میں لفظ اولیاء دیکھ کر یا آلِ فرعون میں لفظ آل دیکھ کر یہ فیصلہ کر دیگا
کہ یہ تمام الفاظ یعنی سنت ، اولیاء ، جماعت ، اصحاب اور آل ہی بُرے
سے بُرے ہیں ؛

خاطب موصوف نے شیعوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ خود کو شیعہ
کہنا چھوڑ دیں ، کیا ان کے اس مشورہ کے مقابلہ میں ہم بھی ان کو مشورہ
دے سکتے ہیں کہ چونکہ قرآن مجید میں سُنَّةَ الْاَوَّلِیْن کہہ کر کفار کی سنت
کہا گیا اور سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ کہکر جماعت کفار کہا گیا اور کُلَّمَا دَ
خَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا (اعراف) کہکر کفار کو امت کہا گیا
ہے لہذا آپ حضرت اپنے آپ کو سنت جماعت اور امت کہنا چھوڑ
دیں ؛

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی مرتضیٰ اور اہلبیت اطہار کے شیعوں کی زبان رسالت پر مدح

ہم کلام اللہ سے ثابت کر چکے کہ خداوند عالم نے انبیاء کرام کے شیعہ اور پیرو حضرات کی مدح کی ہے۔ یہاں تک کہ یہ لفظ شیعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھی ارشاد فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن کریم آنحضرت پر آنحضرت ہی کے زمانے میں نازل ہوا اس حقیقت کی موجودگی میں مخاطب موصوف کا یہ جملہ کس قدر غلط اور باطل ہے۔

"جناب رسول اللہ علیہ السلام کے وقت
اور صحابہ کرام کے زمانے تک تو اسلام میں
کوئی شیعہ کا نام مروج نہ تھا بلکہ وہ
تو اس نام کو قبیح اور برا جانتے تھے"

موصوف بتائیں کہ قرآن کریم نے جب انبیاء کرام کے شیعہ کی مدح کی اور حضرت ابراہیم جیسے جلیل القدر نبی کو نوح کا شیعہ کہا تو کیا صحابہ کرام قرآن کے برخلاف لفظ شیعہ کو برا اور قبیح سمجھتے ہیں، کیا صحابہ کرام اس نبی برحق (ابراہیم) کو شیعہ نوح ہونے کی وجہ سے قبیح اور برا سمجھتے تھے، جس کی ملت کی پیروی کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا اور فرمایا۔ واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا، بلکہ قدرت نے دین اسلام کو بھی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی ملت ابراہیم فرمایا۔ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ، یہی نہیں بلکہ ہم لوگوں کا اور وفاداروں کا نام بھی مسلمان انہوں ہی نے رکھا هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ جو لفظ قرآن کریم میں پاکیزہ نسبت کے ساتھ وارد ہو وہ لفظ (شیعہ) صحابہ کے نزدیک مذموم ہو اور اگر قرآن کریم کا پسندیدہ لفظ صحابہ کے لئے ناپسندیدہ ہو تو پھر صحابہ خود خدا کے پسندیدہ کہاں ہو سکتے ہیں، موصوف صحابہ پر مخالفت قرآن کی تہمت اور بہتان دھر رہے ہیں۔

یہ بات اہل نظر سے مخفی نہیں ہو سکتی کہ لفظ شیعہ زبانِ قدرت پر بھی جبکہ پاکیزہ نسبت سے ہو ممدوح ہے اور زبانِ رسالت پر بھی چنانچہ آنحضرت کے ارشادات میں یہ لفظ (شیعہ) بار بار مژدۂ نجات اور بشارتِ فوز و فلاح کے لئے آتا رہا ہے چند مثالیں پیش کئے دیتے ہیں۔ صاحب ینابیع المودۃ جو حنفی عالم اور قسطنطنیہ کے مفتی اعظم ہیں (شیخ سلیمان) وہ کتاب مذکور کے باب ۵۶ میں مذہب اہل سنت کی مستند کتابوں (کنوز الدقائق، جامع الصغیر و ذخائر العقبیٰ) سے سرکارؐ کی یہ حدیث مبارک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ، یعنی علی کے شیعہ کامیاب ہیں۔

۲۔ پھر کتاب مذکور کے صفحہ ۲۴۴ پر ہے کہ آں حضرت نے فرمایا۔

عَلِيٌّ وَشِيعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، یعنی علی اور

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے شیعہ بروز قیامت کامیاب ہیں۔

۳۔ پھر کتاب مذکور مترجم اردو کے صفحہ ۲۹۱ پر ہے کہ آں حضرت نے فرمایا۔
یا علیؑ انت و شیعتک تردون علی الحوض رواء، یعنی
اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر بے تامل آزادی سے پہنچیں گے

۴۔ پھر اسی کتاب مذکور کے باب ۶ میں کتاب عوائق مخرجہ ہے۔
حضرت علی مرتضیٰ کی زبانی شیعہ علی کے صفات کا تفصیل بیان ہے
جن صفات کو بیان فرما کر حضرت علی نے فرمایا۔
یہ لوگ ہمارے شیعہ ہمارے دوست اور ہم ہی میں سے ہیں اور
ہمارے ساتھ ہوں گے،

۵۔ پھر اسی کتاب کے باب ۸ صفحہ ۸۵ میں کتاب مناقب سے حضرت نوف
بکالی صحابی رسولؐ کی زبانی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اے
نوف تم جانتے ہو کہ میرے شیعہ لوگ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا مجھے
معلوم نہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میرے شیعہ
وہ لوگ ہیں جو بھوک کے پیٹ والے ہیں، تارک الدنیا ہیں لیلیت اُن
کے چہروں پر موجود ہوگی رات کو راہب ہیں دن کو عالم ہیں یہ وہ لوگ
ہیں کہ جب رات چھا جاتی ہے تو اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں
اپنے شانوں پر چادریں ڈال دیتے ہیں۔ اپنے پاؤں کی صفیں بناتے
ہیں، اپنی پیشانیوں کا فرش بناتے ہیں، ان کے رخساروں پر ان
کے آنسو جاری رہتے ہیں۔ وہ اپنی گردنوں کو عذاب سے آنحضرت سے چھڑانے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں، دن کے وقت عالم ہوتے ہیں، حلیم ہوتے ہیں، شریف ہوتے ہیں، نیک ہوتے ہیں اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ اے نوف میرے شیعہ وہ لوگ ہیں جو کتے کی طرح نہیں بھونکتے کوّے کی طرح لالچی نہیں ہونے چاہیے، بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائیں۔ لیکن لوگوں کی طرف نہیں جھکتے، اگر مومن کو دیکھتے ہیں تو اس کی عزت کرتے ہیں اگر بدکار کو دیکھتے ہیں تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی قسم یہ لوگ میرے شیعہ ہیں۔ ینابیع المودۃ مترجم اردو ص۴۵۴ و ص۴۵۵۔

۶۔ صاحب وسیلۃ النجاۃ نے بیان کیا ہے کہ اخطب خوارزم (جو اکابر علماء اہل سنت سے ہیں) نے کتاب مناقب میں رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے روز فتح خیبر علی مرتضیٰ سے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ یَّقُوْلَ فِیْكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِیْ مَا
قَالَتِ النَّصَارٰی فِیْ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لَقُلْتُ
فِیْكَ الْیَوْمَ مَقَالًا لَا تَمُرُّ عَلٰی مَلَاٍ
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَخَذُوْا مِنْ تُرَابِ رِجْلَیْكَ
وَفَضْلِ طَهُوْرِكَ یَسْتَشْفُوْنَ بِهٖ وَلٰكِنْ حَسْبُكَ
اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ تَرِثُنِیْ وَاَرِثُكَ
وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا
اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَا عَلِیُّ اَنْتَ تُؤَدِّیْ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سُنَّتِيْ وَتُقَاتِلُ عَلٰى سُنَّتِيْ وَاَنْتَ فِي
الْاٰخِرَةِ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّيْ وَاِنَّكَ
غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِيْ تَذُوْدُ عَنْهُ
الْمُنَافِقِيْنَ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ
وَاَنْتَ اَوَّلُ دَاخِلٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّتِيْ
وَاِنَّ شِيْعَتَكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ

یعنی آں حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ یا علی اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تمہارے بارہ میں بھی میری امت کے گروہ وہی کہنے لگیں گے جو نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارہ میں کہا تو میں آج تمہارے بارہ میں وہ بیان کرتا کہ تم مسلمانوں کے کسی گروہ کی طرف سے نہ گزرتے مگر یہ کہ لوگ تمہارے پیروں کی خاک اور تمہارے جسم سے گرے ہوئے پانی کو اٹھاتے اور اس سے شفا حاصل کرتے لیکن یا علیؑ تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں اور تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو نسبت ہارون کو موسیٰ سے ہے مگر یہ کہ میرے نبی ہونے کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یا علی تم ہی میرے قرض کو ادا کرو گے اور تم ہی میری سنت پر قتال کرو گے، اور تم ہی آخرت میں تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے قریب تر ہو گے اور تم ہی کل کے روز کے

jabir.abbas@yahoo.com

حوضِ کوثر پر میری جانب سے منتظم ہوگئے اور حوضِ کوثر سے منافقین کو ہٹاؤگے اور تم ہی میری امت میں سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر ہوں گے ،

غرضکہ کلامِ خدا اور احادیث رسول خدا میں جا بجا لفظ شیعہ آیا اور آنحضرتؐ نے بار بار اپنے اور علی کے شیعوں کی مدح فرمائی اور شیعہ کی اُخروی کامیابی اور نجات کی خبر دی ، ہم نے نمونہ کے طور پر چند مثالیں پیش کر دیں ، ورنہ کتب اہل سنت میں شیعہ علی مرتضیٰ کی مدح و ثنا میں ان کے علاوہ بھی احادیث رسول موجود ہیں ، جن کو دیکھ کر شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف تحفۂ اثنا عشریہ نے اپنی کتاب تحفۂ اثنا عشریہ میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ احادیث جو مدحِ شیعہ میں ہیں ان سے مراد ہم اہل سنت ہی ہیں ابتداءً یہ نام (شیعہ) ہمارا تھا ہم ہی شیعہ اولیٰ ہیں مگر جب رافضیوں نے اپنا یہ نام رکھ لیا تو ہم نے یہ نام چھوڑ دیا۔

ظاہر ہے کہ شاہ صاحب کی یہ عبارت محض عبارت آرائی ہے ، اور قطعاً سخن سازی ہے ، تاہم اُن کو یہ تو تسلیم کرنا پڑا کہ احادیث نبویہ میں شیعیانِ علی و اہل بیت کی مدح و ثنا بھی ہے اور اُن کی نجات کا مژدہ بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوادِ اعظم کا نام اہل السنۃ والجماعۃ کیسے اور کہاں سے ہوا؟

ہم یہ پورے طور پر ثابت کر چکے کہ لفظ شیعہ قرآن کریم اور احادیث
نبویہ میں بکثرت استعمال ہوا اور یہ لفظ "شیعہ" جب بھی انبیاء معصومین
اور ائمہ طاہرین کی نسبت سے استعمال ہوا لائق مدح و ثنا قرار پایا لیکن
اس کے مقابلہ میں جو نام سوادِ اعظم کا ہے اس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ
وہ کیسے اور کہاں سے ہوا، لفظ شیعہ کے لئے تو یہ کلیہ ہے کہ یہ لفظ جب
بھی کسی بہترین ہستی سے منسوب ہوگا، وہاں شیعہ کے معنیٰ بہتر اور برتر ہی کے
ہوں گے جیسے شیعۂ نوح، شیعۂ موسیٰ، شیعہ رسول، شیعہ علی اور شیعہ اہل بیت
لیکن لفظ سنت کے لئے تو یہ بھی لازمی نہیں کہ یہ کسی اچھے نام کی نسبت
سے ہر جگہ اچھا اور خوشگوار ہی ہو کیونکہ اللہ کی سنت فرمانبرداروں پر انعام و
اکرام ہے تو نافرمانوں پر لعن اور نزولِ عذاب بھی ہے۔ انبیاء علیہم السلام
کی سنت جہاں ارشاد و ہدایت ہے وہاں کفار و منافقین سے بیزاری اور
ان پر نزولِ عذاب کی دعا کرنا بھی ہے لہٰذا لفظ سنت جب بہترین نسبت
سے بھی ہر جگہ اس حیثیت میں نہ ہو کہ ہر شخص اس کا مصداق بننا گوارا کرے
تو اس سنت کا تو ذکر ہی کیا جو ہو ہی کفار اور گمراہوں کی، اس سے روز
روشن کی طرح عیاں ہو رہا ہے کہ لفظ سنت کسی اچھے نام اور کسی اچھی
نسبت سے بھی ہر جگہ بے خوف و خطر نہیں، پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ سوادِ اعظم
کا نام سنت جماعت تو ہے بھی نہیں، اور نہ یہ کسی فرقہ کا نام ہو سکتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کثرتِ استعمال میں بیجا ہے مختصراً سنت جماعت کہہ دیا جاتا ہے لیکن اصل نام تو ہے۔ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ، اب ہمیں کوئی بتائے کہ کیا یہ لفظ قرآن کریم میں کہیں آیا ہے؟ دعویٰ تو یہ کہ ہم کو قرآن کافی ہے لیکن نام تک بھی قرآنی نہیں۔

لطف بالائے لطف یہ کہ جو نام قرآنی ہے، نبوی ارشادات میں آیا ہے یعنی شیعہ اس پر تو اعتراض، لیکن جو نام غیر قرآنی ہے اس پر فخر و مباہات موصوف چاہتے ہیں اور شیعوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ تم بھی ہماری طرح قرآنی اور نبوی نام کو چھوڑ دو اور ہمارا غیر قرآنی نام اختیار کرو۔

لفظ سنت تو بے شک قرآن کریم میں ہے جو کہیں ممدوح معنیٰ میں ہے اور کہیں مذموم معنیٰ میں لیکن لفظ اَھْلُ السُّنَّۃِ کا قرآن کریم میں کہیں موجود ہی نہیں اس کے بعد لفظ جماعت تو یہ لفظ ہی قرآن بھر میں کہیں نہیں۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں ہر عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے کہ جو لفظ اہل السنۃ والجماعت قرآن بھر میں کہیں نہ ہو وہ لفظ زبانِ رسولؐ پر یا عہدِ رسول میں کسی مسلمان کی زبان پر کدھر سے آسکتا تھا، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس لفظ کا اور اس نام کا زمانہ پیغمبرؐ میں مطلقاً وجود نہ تھا، یہ لفظ بعد کی پیداوار ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لفظ اہل السنۃ والجماعۃ زمانہ مابعد رسولؐ کی اختراع ہے

یہ تاریخ کا مسلّمہ واقعہ ہے کہ حضرت معاویہ نے علی مرتضیٰ پر علی الاعلان سب وشتم کیا اور دوسروں کو سب وشتم کا حکم دیا اور نماز کے خطبات میں علیؑ پر تبرا جزو لازم قرار دیا اور اس عمل ناشائستہ کو سنت کا نام دیا ایک عرصہ دراز کے بعد جب حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی خلیفہ بنے اور انہوں نے پہلا نماز کا خطبہ دیا تو اس خطبہ میں علی مرتضیٰ پر تبرا نہ کیا اس پر نمازیوں نے جو کہ علیؑ پر تبرا کرنے اور تبرا سننے کے خوگر ہو چکے تھے کہا۔

ایھا الامیر السنۃ السنۃ یعنی امیر آپ نے سنت کو چھوڑ دیا تو اموی خلیفہ نے جواب دیا بل ھی بدعۃ یعنی علی پر تبرا کرنا سنت نہیں بلکہ بدعت ہے چنانچہ اسی اموی خلیفہ نے جہاں فدک اہل بیت کو واپس کیا وہاں اس رسم قبیح کو بھی اسیؔ یا اسیؔ سال کے بعد بند کیا۔

اب رہا لفظ جماعت تو اس کے لئے مختصراً یہی کافی ہے کہ صاحب تاریخ احمدی نے حضرات اہل سنت کی مشہور و معتبر کتابوں کے حوالہ سے یعنی تاریخ خمیس، تاریخ الخلفاء، عقد الفریدہ، تاریخ کامل، استیعاب ابن عبد البر اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری (علامہ عینی) سے بیان کیا ہے کہ جس سال حضرت معاویہ نے لوگوں سے اپنی خلافت کی بیعت لی اس سال کا نام انہوں نے عام الجماعت یعنی جماعت کا سال رکھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہاں ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یہ نام واھل السنۃ والجماعت، جب نہ زمانۂ رسول میں تھا اور نہ عہدِ خلفاء اربعہ میں تھا تو کہیں یہ نام حضرت معاویہ ہی کا تو رکھا ہوا نہیں، جو غیرارادی طور پہ اب تک چلا آ رہا ہو، ہم غور طلب سے اور ان کے ہم نوا حضرات سے اس اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اس پر تحقیقی نظر ڈال کر انکشاف فرمائیں کہ یہ نام کب سے چلا اور کس نے چلایا۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاھرین۔

السید محمد جعفر

jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas